بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

فون نمبر ۲۹

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۔ ۵ فتح ۱۳۵۸ہش ۔ ۵ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ رفتح / دسمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں :-

"سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ اسلام آباد ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار علیل ہیں۔ تمام احباب سے مولانا موصوف کی جلد صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبدالوہاب ۔ اسلام آباد)

بروز جمعہ مورخہ ۲۳/۱۱/۷۹ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جو مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور چوہدری محمد بوٹا صاحب چک ۱۰۰ شمالی ضلع سرگودھا کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام سیف اللہ تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور دین کا خادم بنائے۔

(پرویز احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر واقف زندگی نے مورخہ ۲۰ نومبر بروز اتوار مسجد احمدیہ دارالصدر شرقی ربوہ میں بعد نماز مغرب برادرم مکرم محمد انور نسیم شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بشیر آباد ابن مکرم محمد صدیق صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ نسرین اختر صاحبہ بنت مبارک احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعوض مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور دارین میں مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین

(حافظ محمد ابراہیم شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے

خدا تعالیٰ کی محبت کسی جزا سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہیں ہونی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ ج (الانعام : ۱۵۴)

ترجمہ :- اور یہ یقیناً میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَۃُ ۔ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَ لَھَا ؟ قَالَ حُبَّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ۔ (بخاری)

ترجمہ :- ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "قیامت کب ہوگی؟" آنحضرتؐ نے فرمایا "تم نے اس کے لئے تیاری کیا کی ہے؟" اس نے کہا صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبت ہے"۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائیگی تو مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے جیسے اگر کوئی بادشاہ عام اعلان کرائے کہ اگر کوئی ماں اپنے بچہ کو دودھ نہ دیگی تو بادشاہ اس سے خوش ہو کر انعام دے گا تو ایک ماں کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچے کو ہلاک کرے۔ اسی طرح ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے خواہ اسکو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش و آرام کا وعدہ دیا جائے۔

پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو۔ پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے اور حقیقی بہشت یہی ہے۔ کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جبتک وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے اسلئے مَیں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہم ایک سیکنڈ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کے نہایت مقدس و مطہر گھر "بیت اللہ" کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے

ہماری زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہماری کوششوں کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کے دل توحید باری تعالیٰ اور عظمت رسولؐ کیلئے جیتے جائیں

پچھلے چند روز ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور گریہ و زاری میں گزارے اور اس کی رحمت کے طالب رہے

خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے اپنی زندگیاں گذارو، بیت اللہ کی عظمت کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کے انعامات حاصل کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲۳ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ چند روز میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی انتہائی پریشانی اور کرب کے گزرے۔

ایک اَن ہونا واقعہ ہو گیا۔ فسادی مسجد حرام میں داخل ہوئے اور فساد کے حالات انہوں نے پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ حکومتِ وقت نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔ الحمدللہ۔

مگر یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ اور بیت اللہ خانہ کعبہ یا مسجد حرام کا تعلق صرف مناسکِ حج کے ساتھ نہیں ہے کہ عمر میں ایک بار ایک ایسا مسلمان

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (آل عمران آیت ۹۸)

جو آسانی سے وہاں پہنچ سکتا ہو وہاں پہنچ کر حج کے مناسک بجا لائے۔ اور وہ لوگ جو اس زمرے میں نہیں آتے کہ

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

وہ اپنی اپنی نیّت کے مطابق اپنے ربّ سے اپنی نیّتوں کا اجر پاتے ہیں اور اپنے کرب کا اور اس دُکھ کا کہ وہ نہیں جا سکے حج کے لئے، زادِ راہ نہیں تھی، راستے کھلے نہیں تھے وغیرہ وغیرہ بہت ساری باتیں بیان ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بے چینی کو دیکھ کر اُن کی عظیم خواہش کو دیکھ کر جو پوری نہیں ہو رہی، ہم امّید رکھتے ہیں کہ اُن کو بھی اجر دیتا ہے کیونکہ پیار کرنا اُس کا کام ہے، بندہ کا کام تو حقیر سے نذرانے اس کے حضور پیش کر دینا ہے، اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

ہم عاجز بندے اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ سوائے اس کے کہ عاجزی کے ساتھ پچھلے چند دن ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزارے اور اُس سے اُس کی رحمت کے طالب ہوئے اور اُس سے ہمیشہ کے لئے ایسے حالات پیدا ہو جانے کے طالب ہوئے کہ کسی فسادی کو کبھی بھی آئندہ اس قسم کی جرأت کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔

مَیں نے بتایا ہے کہ مسجدِ حرام یا بیت اللہ جو ہے اس کا تعلق صرف مناسکِ حج کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق

محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عظیم بعثت

کے ساتھ ہے اور اس کا تعلق بنی نوع انسان کے لئے عظیم رحمتوں کے پیدا کر دینے کے ساتھ ہے۔

خانہ کعبہ میں بسنے والی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو قریباً اڑھائی ہزار سال تربیت دی گئی اور بتدریج اُن کی قوّتوں اور استعدادوں کو اُس رفعت تک پہنچایا گیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان میں وہ لوگ پیدا ہوئے اور جوں جوں وہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے اُنہوں نے اُن ذمّہ داریوں کو، اُس عظیم بوجھ کو (جو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے قدموں میں انہیں جمع کر دینے کے لئے تھا) اُٹھانے کی جو طاقت دی گئی تھی اُس کا شاندار مظاہرہ کیا اور خدا کی راہ میں وہ قربانیاں دیں، اللہ تعالیٰ پر اس قسم کا توکّل اُنہوں نے کیا کہ انسانی آنکھ ورطۂ حیرت میں پڑ گئی کہ یہ کس قسم کی قوم اور کیسے لوگ ہیں۔ ایک وقت تک اُن میں سے بہتوں نے مخالفت کی اور چونکہ قوّتیں اور استعدادیں انتہاء تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچ چکی تھیں اپنی نشوونما میں، انہوں نے مخالفت میں بھی اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچایا تاکہ دنیا اس سے یہ سبق لے کہ جب خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والوں نے قربانیاں دیں اس کے اچھے نتائج نکلے۔ بنی نوع انسان کے لئے تو وہ ان کی قوتوں اور استعدادوں اور

قربانیوں کے نتائج

نہیں تھے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تھی کہ اس نے ان قربانیوں کو قبول کیا اور اپنے منصوبہ کے مطابق جو تدبیر وہ جاری کرنا چاہتا تھا اس کو جاری کرنے کے لئے اچھے نتائج نکال دیئے۔ کیونکہ وہی قوت اور استعداد اور وہی طاقت جب اسلام کے خلاف استعمال ہوئی تو ناکام ہوئی۔ وہی قوت اور استعداد جب اسلام کے حق میں استعمال ہوئی تو کامیاب ہوئی۔ اس سے عقل یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ جو ان کی کوشش نہ ایثار کا نتیجہ ہے وہ ان کی قوت اور استعداد کا نتیجہ نہیں۔ اگر یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استعداد کا نتیجہ ان کی اپنی ہی طاقتوں کا نتیجہ تھا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا نتیجہ نہ تھا۔ تو وہ جو تاریخ نے دیکھا ان کے دورِ خلافت میں اگر یہ ان کی طاقتوں کا نتیجہ تھا تو جب وہ مخالفت کو انتہا تک پہنچا رہے تھے۔ اور دشمنی ان کی حدود کو پھلانگ رہی تھی، اسلام کے خلاف اس وقت ان کی صلاحیتیں اور طاقتیں کیوں بے نتیجہ رہیں، ناکام ہوئیں۔ طاقت تو وہی تھی، عمرؓ تو وہی تھے۔ اپنی ساری طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ، مگر پہلی کوشش ناکام ہوئی جو اسلام کے خلاف تھی۔ اسی عمرؓ کی وہ قوتیں اور استعدادیں جب اسلام کے حق میں استعمال ہوئیں تو کامیاب ہوئیں اور

بڑی شان کے ساتھ

کامیاب ہوئیں۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کی کوششیں شان کے ساتھ کامیاب ہوئیں تو یہ شان خدا تعالیٰ کی رحمت تھی، حضرت عمرؓ کی قوتوں اور استعدادوں کی نہیں تھی۔

اڑھائی ہزار سال تک ایک قسم کا وقف تھا۔ بنی اسماعیل میں جو جاری تھا کچھ غلط خیال بھی ان میں پیدا ہوئے۔ لیکن بتدریج وہ طاقتیں ترقی کرتی چلی گئیں۔ جب ابتداء ہوئی اس وقف کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اور بعد میں آنے والے انبیاء کے زمانہ میں تو ان کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہا گیا تھا

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
(التوبۃ آیت ۱۹)

لیکن انہی کی نسلیں

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ (مریم آیت ۶۰)

کے مطابق۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے ایک حقیقت بیان کی ہے۔ بعد میں آنے والی نسلوں کی۔ ان کو مخاطب کر کے قرآن کریم مذکورہ الفاظ میں ان سے مخاطب ہوا۔

خانۂ کعبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جو عظیم تحریک بنی نوع انسان کے دلوں کو

خدائے واحد یگانہ کے لئے

جیتنے کی جاری ہوئی اس کے مختلف پہلو جو تھے، ان کا تعلق مسجد حرام اور اس بیت اللہ کے ساتھ ہے۔ اس پر میں نے بہت سے خطبے ایک وقت میں دیئے تھے اور تیئیس مقاصد تعمیر بیت اللہ اس میں میں نے بیان کئے وہ رسالے کی شکل میں اکٹھے چھپ چکے ہیں۔ بعض نے پڑھے ہوں گے، یاد رکھے ہوں گے۔ بعض نے پڑھے ہوں گے بھول گئے ہوں گے۔ بعض نے پڑھے ہی نہیں ہوں گے۔ پھر اس کو تازہ کریں اپنے ذہنوں میں۔ سارا منصوبہ اسلام کی ترقی کا اس مرکزی نقطے کے گرد گھومتا ہے ــ مسجد حرام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکہ میں ــ ان دونوں کو اکٹھا کر کے وہ مرکزی نقطہ بنتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اس بعثت کے مقاصد کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک انتظام جو ہزاروں سال سے خدا تعالیٰ نے اس کو جاری کیا ہوا تھا۔

اس منصوبہ کی بنیاد اس پر ہے

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ
(آل عمران آیت ۹۷)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کا سامان پیدا کیا جائے۔ وُضِعَ لِلنَّاسِ۔

میں نے تفصیل سے ان خطبات میں بیان کیا تھا کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی کوئی کوشش جو بیت اللہ سے تعلق رکھنے والی ہو یا کسی اور سلسلہ نبوت سے تعلق رکھنے والی ہو، بعثت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تاریخ انسانی میں ہمیں نظر ہی نہیں آتی۔ اسی سے میں نے نتیجہ یہ نکالا کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا تھا وہ خدا کے محبوب ہمارے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے لئے ہو رہا تھا۔

اور جو ایک خوشخبری کا پیغام نوعِ انسانی کو دیا گیا تھا وہ

مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (آل عمران آیت ۹۸)

ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اس چاردیواری کے اندر داخل ہو وہ امن میں آ گیا۔ وہ بھی ہے لیکن محض وہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی زندگی اس تعلیم کے احاطہ کے اندر آ کر شیطانی وساوس سے محفوظ ہو گئی، جس تعلیم کا تعلق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ سے ہے، وہ امن میں آ گیا۔

اب دنیا نے بین الاقوامی یعنی ساری دنیا کے لئے امن کی کوشش تو ابھی ماضی قریب میں شروع کی اور ناکام ہوتے چلے گئے۔

بین الاقوامی مجالس

بہت سی بنائیں لیکن نہ جھگڑوں کو دُور کر سکے نہ لڑائیوں کو مٹا سکے۔ نہ سکونِ قلب جو امن کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے پیدا کر سکے۔ اس لئے کہ دنیوی کوششیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب اللہ تعالیٰ کے قانون اور اس کے منصوبے اور اس کی تعلیم اور ہدایت پر مبنی نہ ہوں وہ کامیاب نہیں ہوا کرتیں۔ اس منصوبہ اس ہدایت کا تعلق بیت اللہ سے ہے۔ اس کا تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جن کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا تھا۔

بیت اللہ کے مقام پر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روشنی ڈالی۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ مسجد حرام یا بیت اللہ جسے ہم کہتے ہیں اس کی عظمت اس کی شان کیا ہے۔ اور اس عظیم شان والی مسجد بیت الحرام کی بے حرمتی کی گئی جس نے ہمیں دکھ دیا، جس نے ہمیں آستانہ باری پر جھکا دیا اور دعائیں کرنے کی توفیق دی اس کی عظمتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ وہ آیات جن میں یہ منصوبہ بیت اللہ سے تعلق رکھنے والا بیان ہے وہ سارا منصوبہ جو ہے وہ شروع ہوتا ہے اس مرکزی نقطہ سے یعنی مسجد حرام سے اور اس کا دائرہ بڑھتے بڑھتے ساری دنیا میں پھیلتا اور بنی نوع انسان کو اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے۔

ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اس منصوبہ پر قربان۔

ہماری تو زندگی کا مقصد

ہی یہ ہے کہ ہماری کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں کچھ اس طرح نازل ہوں کہ نوع انسانی کے دل اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رسالت کے لئے جیتے جائیں اور توحید کے جھنڈے تلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نوع انسانی کو لا بٹھایا جائے۔ ہم تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس پاک اور مطہر گھر کی بے حرمتی جس کا تعلق اس عظیم ہستی، اس عظیم وجود محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے پاس جو ہے ہم وہی پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک عارف دل ہے جو حقیقت کو سمجھتا اور ایسے حالات میں بے چین ہوتا ہے۔ ہمارے پاس وہ آنسو ہیں کہ

خدا تعالیٰ کے حضور

جب ہم جھکتے ہیں تو سجدہ گاہ کو تر کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ پُرسوز دعا ہے کہ جب وہ آسمانوں کی طرف بلند ہوتی ہے تو عرش الٰہی کو ہلا دیتی ہے۔

پس تمہاری خیر خدا منائے گا۔ خدا ہمیشہ تمہیں خیریت سے رکھے تم خدا کے لئے اور اس کے رسولؐ کے لئے اپنی زندگیاں گزارو اور اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعام کو حاصل کرو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

موسم بارش کا ہے اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش کرے۔ اس وجہ سے میں نمازیں جمع کرا دوں گا۔

★———★

وقفِ عارضی کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف عارضی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کا ایک حصہ اس وقت بھی وقف کی قربانی میں قابل رشک مقام پر کھڑا ہے ...... مومن کا دل ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ میں ایک دم کے لئے بھی کھڑا نہ ہوں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاؤں"

میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں۔ اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔"

(بحوالہ الفضل مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

امراء مربیان کرام اور صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حضور اقدس کی اس بابرکت تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے احباب جماعت میں تحریک کرکے واقفین اور واقفات کے فارم دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ فارم برائے وقف عارضی اگر موجود نہ ہوں تو منگوائے جا سکتے ہیں۔ وقف کی تاریخ میں کم از کم ایک ماہ کا وقفہ ضرور ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس دوران واقف اور جماعت متعلقہ کو بروقت اطلاع کی جا سکے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم وارنٹ آفیسر عبدالمجید صاحب گزشتہ تین ہفتہ سے بائیں ٹانگ میں عرق النساء کے درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں بے چینی کے علاوہ رات کو درد کی شدت کی وجہ سے نیند بھی نہیں آتی۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(جمال حبیب ارشد دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ تمام بہنوں بھائیوں سے نہایت دردمندانہ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ معجزانہ طور پر ہماری سب مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرماتے ہوئے ہمیں جلد از جلد کامیاب و بامراد فرمائے۔ آمین

(نرگس۔ زاہدہ۔ شاہدہ آف لاہور)

۳۔ خاکسار کے والد سید عطا حسین شاہ صاحب ۲ دسمبر ۱۹۷۹ء سے اسلام آباد سے لاپتہ ہیں۔ ان کی عمر تقریباً ۷۷ برس سبز رنگ کی شلوار قمیص اور ہلدی رنگ کے سویٹر میں ملبوس ہیں۔ سر سے ننگے ہیں سیاہ فریم کی عینک لگاتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان کی تلاش میں مدد دیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے رکھے اور جلد از جلد بخیر و عافیت ہم سے ملائے۔

کسی بھی قسم کی معلومات ملنے پر خاکسار کے پتے پر اطلاع دیں جزاکم اللہ۔

مشتاق احمد ہاشمی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیصل آباد کوارٹر ۲ (E.II ڈ)
نزد کینال ٹیلیگراف آفس کینال کالونی فیصل آباد
ٹیلیفون دفتر ۲۶۵۱۳ ۔ رہائش ۲۳۱۵۵ اور دفتر الفضل ربوہ فون نمبر ۴۹۴

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ اسلام کا ایک ورق

سید سجاد احمد ۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ فرماتے ہوئے متعدد جگہ یہ فرمایا ہے کہ جو نبی بھی اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا اس کی انتہائی مخالفت کی گئی۔ تمسخر و استہزاء کیا گیا۔ تکذیب و تحقیر کی گئی اور جور و ستم اور ایذاء رسانی کی انتہا کر دی گئی۔

لیکن انجام کار مخالف اور معاند ہی ناکام و نامراد اور خائب و خاسر ہوئے اور وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ کے تحت اللہ تعالیٰ کے نیک اور پاک بندے کامیاب و کامران اور فائز المرام ہوئے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم آیت ۱۰ تا ۱۷ میں حضرت نوحؑ کی قوم۔ عاد و ثمود اور اُن کے بعد آنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کیا تمہیں ان سب کے متعلق دل ہلا دینے والی خبر نہیں۔ یعنی کہ وہ ایسے نیست و نابود ہوگئے اور مٹا دئے گئے کہ اللہ کے سوا اب انہیں کوئی بھی جاننے والا نہیں ہے۔

سورۃ المومن میں فرمایا:۔

ان سے پہلے قوموں نے بھی اپنے رسولوں کا انکار کیا تھا۔ نوحؑ کی قوم نے بھی اور مختلف قوموں نے اور ہر قوم نے اپنے رسُول کے متعلق ارادہ کر لیا کہ اس کو گرفتار کر لیں اور جھوٹی دلیلوں کے ساتھ بحث شروع کر دی تاکہ اپنی کج بحثی سے حق کو اس کے مقام سے ہٹا دیں۔ پس میں نے ان کو پکڑ لیا۔ اب بتاؤ کہ میری سزا کیسی ہوئی۔

سورۃ یوسف میں فرمایا:۔

"حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّھُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَھُمْ نَصْرُنَا....."

(یوسف ۱۱۱)

یعنی۔ جب رسُول ناامید ہوگئے اور منکروں کا خیال پختہ ہوگیا کہ ان سے جھوٹی باتیں کہی جا رہی ہیں تو اس وقت رسولوں کے پاس ہماری مدد آگئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے:۔

"خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی رسُول سے وعدہ نہیں فرمایا مگر اُسے علم ہوتا ہے کہ وہ اس رسول کی وفات سے قبل وقوع پذیر ہوگا لیکن ہمیشہ رسولوں پہ ابتلاء آتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو اندیشہ ہونے لگتا ہے کہ جو ان کے ساتھ ہیں وہ ان کو جھٹلا نہ دیں۔"

(بخاری کتاب التفسیر)

ایسا کبھی نہیں ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادوں اور نیکوں کو یونہی چھوڑ دیا ہو آزمائشیں اور ابتلاء انبیاء علیہم السلام اور اُن کی جماعتوں کے لئے ضروری ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر رکھا ہے کہ عباد اللہ ہی بالآخر غالب آتے ہیں۔

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مشرکین مکہ نے ایک لمبا عرصہ ہر قسم کے مظالم روا رکھے جن سے تاریخ بھری پڑی ہے اور قریش مکہ نے آپ کی مخالفت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور ایسے ایسے مظالم کئے کہ آج بھی جن کے تصوّر سے انسانیت و شرافت کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔ رسُول پاکؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اسلام کی خاطر مسلسل تکالیف و مصائب کا سامنا کیا۔ ہر زیادتی کو بطیبِ خاطر برداشت کیا۔ بڑا دُکھ دیا گیا بڑی تکلیفیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو پہنچائی گئیں۔ لیکن کسی کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔

"ایک دفعہ ایک صحابی حضرت خبابؓ نے (جن پر مظالم کی انتہا ہو چکی تھی) حضور پاکؐ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ہمارے لئے خدا تعالیٰ سے مدد کیوں طلب نہیں فرماتے۔ اس وقت حضورؐ خانہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت خبابؓ کی یہ بات سُنکر آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے آپ کا چہرہ مبارک سُرخ ہوگیا۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں کے سروں پر آرے رکھ کر انہیں چیر دیا گیا۔ لوہے کی کنگھیوں سے اُن کے جسم سے گوشت نوچا گیا۔ لیکن وہ لوگ اپنے مؤقف پر قائم رہے پھر فرمایا خدا تعالیٰ کی قسم اللہ اس دین کو غالب کریگا اور اپنے منشاء کو پورا کر کے رہے گا۔" (بخاری باب ...)

غرضیکہ یہ کشمکش جاری رہی۔ ایک طرف گروہ اصفیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت و سیادت میں ترقی پذیر ہوتا چلا گیا۔ دوسری طرف کفارانِ مکہ اپنی زیادتیوں اور جبر و تشدد میں بڑھتے چلے گئے انہوں نے ہر وہ حربہ آزمایا جو ان کے متعصب ذہنوں میں آسکتا تھا۔ حتّٰی کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن کے اصحاب کا معاشرتی اور سماجی بائیکاٹ کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا اور یہ طے کیا گیا کہ ان پاکیزہ نفوس کو اس طرح محصور و مجبور کر دیا جائے کہ انہیں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ پہنچ سکے اور تمام معاشرتی حقوق سلب کر لئے جائیں۔ چنانچہ قریش نے محرم ۷ نبوی میں ایک دستاویز لکھی جس میں یہ درج تھا کہ بنی ہاشم کو ایک جگہ محصور کر کے تباہ کر دیا جائے۔ ان کے پاس کوئی چیز (خاص طور پر اجناس) نہ تو فروخت کی جائے نہ اُن سے کسی قسم کی کوئی چیز خریدی جائے۔ اسی طرح کھانے پینے کی کوئی چیز ان تک پہنچنے نہ دی جائے اور یہ دستاویز تیار کر کے سردارانِ قریش نے اُسے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا۔ اس کے مطابق حضور پاکؐ مع اپنے اصحاب کے (جن میں آپ کا خاندان اور بنی ہاشم کے دوسرے لوگ بھی تھے) شعب ابی طالب میں جو مکہ معظمہ کے مشرقی جانب ایک گھاٹی میں واقع تھا۔ ہر قسم کے معاشرتی حقوق سے محروم محصور ہو کر رہ گئے۔ صحابہؓ کا بیان ہے کہ ہم نے اس مقاطعہ اور محاصرہ کے دوران جنگلی درختوں کے پتّے کھائے۔ بعض اوقات سُوکھے چمڑے کو پانی میں بھگو کر بھوک کا ازالہ کیا۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بھوک کی وجہ سے میری حالت خراب تھی۔ کہ میرے پاؤں کے نیچے کوئی چیز آگئی جو میں نے اُٹھا کر کھالی اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ بچے بھوک کی شدّت کی وجہ سے چیختے چلّاتے تھے اور ان کی اس دردناک آواز پر اس گھاٹی کے باہر کھڑے قریش خوش ہوتے۔ ان شدائد و مصائب پر بعض مخالفین کے دل میں ہمدردی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا تھا لیکن وہ خوف کی وجہ سے اس کا اظہار تک نہ کر سکتے تھے۔ یہ عرصہ اڑھائی تین سال تک ممتد رہا۔ مسلمان سوائے حج کے ایام کے اس محاصرہ سے باہر قدم نہیں رکھ سکتے تھے۔ محاصرہ کے آخری ایام کا ذکر ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابوطالبؓ سے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ دستاویز جو خانہ کعبہ میں لٹکی ہوئی ہے (اور جو اس محاصرہ اور مقاطعہ سے متعلق ہے) اُسے کیڑا لگ گیا ہے اور اُس پر درج شدہ ساری تحریر سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے مٹ گئی ہے"۔

حضورؐ کے اس انکشاف پر حضرت ابوطالبؓ خانہ کعبہ تشریف لے گئے وہاں ابوجہل رؤسائے مکہ کے ساتھ بیٹھا ہُوا تھا۔ حضرت ابوطالبؓ نے تمام حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے بھتیجے نے مجھے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ دستاویز جو محاصرہ اور مقاطعہ کے متعلق تیار کی گئی تھی اور جو خانہ کعبہ میں موجود ہے کِرم خوردہ ہوگئی ہے۔ پس تم وہ دستاویز منگوا کر دیکھو کہ یہ بات کس حد تک درست ہے اس پر انہوں نے وہ معاہدہ منگوایا تو واقعی اُسے کِرم خوردہ پایا اور اس طرح حضورؐ کی بات درست نکلی۔ اور وہ معاہدہ اب اس قابل نہ تھا کہ پڑھا جا سکے۔ اس پر قریش دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک کی رائے یہ تھی کہ محاصرہ جاری رکھا جائے لیکن دوسرا گروہ اس ظلم و تعدی کو ختم کرنے کے حق میں تھا۔ اس بحث و تمحیص کے دوران قریش مکہ کے ایک سردار مطعم بن عدی نے ہاتھ بڑھا کر وہ معاہدہ چاک کر دیا۔ اور کچھ سردار ہتھیار بند ہو کر شعب ابی طالب کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور وہاں جا کر تلواروں کے سایہ میں مسلمانوں کو شعب ابی طالب کی گھاٹی سے نکال کر مکہ واپس لے آئے۔ (ابن ہشام جز اوّل جلد اوّل صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۳)

اس واقعہ کو مشہور انگریز مؤرخ سر ولیم میور نے اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہاں صرف دستاویز سے متعلق بیان کردہ واقعہ درج کیا جاتا ہے۔ سر ولیم میور لکھتا ہے:۔

"بنی ہاشم کے مقاطعہ اور محاصرہ کا عرصہ درحقیقت دو یا تین سال ہے اور اس (آزمائش) کے دوران دوسرے لوگوں میں سے بہت سے ان کے ہمدرد بن گئے ..... (دریں اثنا) حضرت رسُولِ پاکؐ کے کسی دوست کے ذریعہ یہ انکشاف ہُوا کہ وہ دستاویز جس پر مقاطعہ کی تحریر درج ہے (اور جو کعبہ میں موجود ہے) اُسے کیڑوں نے مسخ کر دیا ہے۔ جب یہ اہم خبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو دی گئی تو حضرت ابوطالبؓ نے اس معاہدہ کی منسوخی کیلئے جدوجہد کی بنیاد رکھنے کا ارادہ کیا اور یہ بزرگ سردار جن کی عمر اسّی سال سے تجاوز تھی۔ اپنی گھاٹی (شعب ابی طالب) سے چند عقیدتمندوں کے ہمراہ کعبہ کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریش کے وہ سردار جو وہاں جمع تھے اُن سے مخاطب ہو کر آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری دستاویز کرم خوردہ ہو گئی ہے۔ اگر میری یہ بات صحیح ہے تو اپنے ارادوں سے باز آجاؤ اور اگر میری یہ بات درست نہیں ہے (اور وہ دستاویز بعینہٖ موجود ہے) تو میں اپنے بھائی کے بیٹے کو تمہارے حوالے کر دیتا ہوں تم جو سلوک چاہو اس کے ساتھ روا رکھو۔

سرداران قریش نے حضرت ابوطالبؓ کی اس تجویز سے اتفاق کیا کہ ایسا ہی ہونا چاہیئے اور انہوں نے اس دستاویز کو منگوایا۔ جب انہوں نے اُسے کھولا تو دیکھا کہ وہ (دستاویز) ایسی ہی تھی جیسا کہ حضرت ابوطالبؓ نے بیان کیا تھا۔ اس مسودہ کا بہت بڑا حصہ دیمک چاٹ گئی تھی اور اب وہ پڑھا نہیں جا سکتا تھا۔ حضرت ابوطالبؓ نے (اس غیر معمولی واقعہ کے نتیجہ میں سرداران قریش کے اضطراب اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے) انہیں اس ظلم و تعدّی اور معاشرتی حقوق سلب کرنے پر ملامت کی اور اپنے ساتھیوں سمیت کعبہ کی طرف چلے گئے اور کعبہ کے غلاف کے پیچھے جا کر ان لوگوں کی شرارتوں سے نجات کے حصول کی دعا مانگنے لگے۔ بعد ازاں آپ سیدھے اپنی محصور رہائش گاہ (شعب ابی طالب) واپس آ گئے۔

اس واقعہ کے بعد وہ لوگ جو پہلے سے ہمدردانہ جذبات رکھتے تھے دبی دبی سرگوشیاں کرنے لگے اور حضرت رسول پاکؐ کے طرفدار دلیر ہو گئے۔ اُدھر قریش مکہ حضرت ابوطالبؓ کی اچانک آمد اور پھر فوراً واپسی کے حیرت انگیز واقعہ پر ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ قریش کے پانچ سرداروں نے (ممکن ہے کسی پہلے سے طے شدہ تجویز کے مطابق) ان لوگوں میں سے اُٹھ کر اس متحدہ محاذ کی مخالفت کا اعلان کر دیا اور ہتھیار بند ہو کر شعب ابی طالب کی طرف چل پڑے اور راس گھاٹی کے راستہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے تمام ان لوگوں کو جو وہاں محصور تھے حکم دیا کہ وہ امن و سلامتی کیساتھ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔

چنانچہ یہ سب اپنے اپنے مساکن کو لوٹ گئے۔ قریش مکہ ان کے اس جرأت مندانہ اقدام سے اور بھی ششدر ہوئے اور انہوں نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ایک ایسی مضبوط اور منظم جماعت موجود ہے جو محصورین کے خلاف کئے جانے والے ہر قسم کے جبر و تشدّد کا طاقت کے ساتھ مقابلہ کرے گی"

(لائف آف محمد مصنفہ سر ولیم میور صفحہ ۱۰۱-۱۰۵)

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وجود سراپا رحمت و شفقت و محبت ہے اس لئے آپؐ نے باوجود سخت سے سخت تکالیف اُٹھانے کے ہمیشہ عفو سے کام لیا اور کبھی کسی سے انتقام لینے کا تصور تک نہ کیا۔ آپؐ کے وسیع اور ارفع اخلاق فاضلہ کاملہ ہر ایک کے لئے خواہ وہ کوئی ہی کیوں نہ ہو یکساں تھے۔ کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ اسی طرح آپ کے صحابہ کرامؓ بھی آپؐ کے رنگ میں رنگین اور ع

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسل

کے مصداق تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی آپ کی پاک فطرت کا گہرا اثر تھا۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے ...... شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو یا تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں ...... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے کہ اِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ اُن کا ہم جلیس (اور اُن کے ساتھ ملنے جلنے والا) بدبخت نہیں ہوتا اور اُن کی نیکی اور ہمدردی سے محروم نہیں رہتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶، ۹۷
ماخوذ از الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۴)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم
لاہور
فون نمبر — ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروزپور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر:۔ ۴۱۰۶۱۷

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر سٹور سے حاصل کریں
۲۸۔ تبت سنٹر بندر روڈ - کراچی
فون نمبر:۔ ۷۴۶۰۹

درخواست دعا

مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کے تین خادم جو قائد اعظم میڈیکل کالج کے طالب علم ہیں ایم بی بی ایس فائینل ایئر کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ امتحان ۲۳ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ ان میں

۱۔ مکرم اطہر ندیم صاحب صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
۲۔ مکرم منیر احمد انجم صاحب اور
۳۔ مکرم رشید احمد چوہدری صاحب

شامل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان کو امتحان میں نمایاں کامیابی سے ہمکنار کرے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

عبدالخالق خالد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔ بی انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

۴۲ اللہ اللہ کیا شان ہے اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کی کہ ع

کیا ظلم کا عفو سے انتقام

ہم جو موجودہ دور میں اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کہتے ہیں اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے کیا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ظلم و تعدی مخالفت اور شرارتیں کرنے والوں کیلئے دعا کرتے ہیں بہت کم ہیں جو اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر پر عمل کرنے والا بنائے ؎

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

نعتِ مرکب کے ۲ دو شعر

وہ احمدؑ جو محمدؐ پر فدا ہے
وہ احمدؑ جو محمدؐ میں فنا ہے
وہ احمدؑ جو محمدؐ کا ہے پرتو
وہ احمدؑ جو محمدؐ سے ہوا ہے

نعت گو شاعر ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر کے قلم سے
فی کاپی -/۲ پیکٹ ۵ -/۱۲۵
مینیجر کیور ریڈیو میڈ لیسن ربوہ

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

۱۰۲ سی، ڈیفنس سوسائٹی، کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون: ۵۴۰۸۶۶-۵۴۰۸۳۴

آپ کا اپنا ادارہ

کوسموس ڈرائی کلینرز

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیے
اپنے احباب کیلئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت
میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۳۰۸۷۲
چوک حسین آگاہی نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار۔ ربوہ
کو
یاد رکھیں

فون ملز ۲۷۹۴۶ ○ فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

فیصل آباد

امپورٹر ——— ایکسپورٹر
لون، وائل۔ پردہ کلاتھ، پاپلین،
جاذبِ نظر۔ دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند
آفس
مندر گلی۔ ریل بازار فیصل آباد

لو
تمہیں طور
تسلّی کا
بتایا ہم نے
○

جلسہ سالانہ

میں شمولیت آپ کی روحانی تشنگی
کو آسودہ کرنے کا باعث ہوگی
○
اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت عطا فرمائے
حکیم عبد الحمید۔ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۰ ۱
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خریدنے کے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر: ملک عبد اللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
—— سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ ——

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انصار مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

ایئر کنڈیشنڈ

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز